ٹرانزٹ ہوسٹلز میں تنازعات حل کرنے والی کمیٹی کا قیام

ہفتہ وار منڈی / اسٹاف رپورٹر

ٹرانزٹ ہوسٹلز میں رہنے والے طلبہ کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کو بروقت حل کرنے کے لیے ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ یہ کمیٹی ہفتے کے روز ہوسٹل کمیٹی کے نمائندوں اور ہوسٹل وارڈن کی مشترکہ درخواست پر تشکیل دی گئی۔ کمیٹی میں چار طلبہ اور دو اساتذہ شامل ہیں۔ کمیٹی کا مقصد ہوسٹل کے اندر مار پیٹ، کمرے کی تقسیم اور شور کے تنازعات کو ہوسٹل کے اندر ہی حل کرنا ہے تاکہ معاملہ تھانے یا کالج انتظامیہ تک نہ پہنچے۔

کمیٹی کے سربراہ پروفیسر عارف نواز ہوں گے۔ ان کے ساتھ طلبہ میں سے ارسلان یوسف، حمزہ بلوچ اور دو طالبات نگہت سلیم اور ماہ رخ کاظمی شامل ہیں۔ اسسٹنٹ وارڈن مسز رخسانہ پروین کمیٹی کی رکن اور رابطہ کار ہوں گی۔ کمیٹی ہر جمعرات کو شام چار بجے اجلاس کرے گی اور ضرورت پڑنے پر ہنگامی اجلاس بھی بلا سکے گی۔ شکایت کے لیے ہوسٹل کے نوٹس بورڈ پر ایک ڈبہ رکھا گیا ہے جس کی چابی وارڈن کے پاس ہوگی۔

کمیٹی کے ایک رکن ارسلان یوسف نے بتایا کہ پہلے ہی ہفتے میں دو لڑکوں کے درمیان کھانے کی باری پر جھگڑا ہوا تھا جو کمیٹی کے سامنے رکھا گیا تو آپس میں بیٹھ کر طے ہو گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر شکایت پہلے ہی مرحلے پر سنی جائے تو بڑے جھگڑے رک جاتے ہیں۔ وارڈن مسز رخسانہ پروین نے کہا کہ کمیٹی کا فیصلہ تحریری شکل میں ہوگا اور دونوں فریقوں کو دستخط کرنا ہوں گے۔ تاہم سنگین الزام کی صورت میں معاملہ فوراً کالج انتظامیہ کو بھیجا جائے گا۔

کمیٹی کے قواعد کے مطابق کسی طالب علم کی شکایت پر اس کے کمرے کی تلاشی صرف دو ارکان کی موجودگی میں لی جائے گی اور تلاشی کا ریکارڈ رکھا جائے گا۔ کسی طالب علم کو سزا دینے سے پہلے اس کا موقف سننا لازمی ہوگا۔ کمیٹی کسی طالب علم کو ہوسٹل سے نکالنے کی سفارش نہیں کر سکے گی البتہ عارضی طور پر کمرہ تبدیل کرنے یا ملاقات روکنے کی سفارش کر سکے گی۔ فیصلے کی اپیل وائس پرنسپل کے دفتر میں سات دن کے اندر کی جا سکے گی۔

طلبہ نمائندوں نے کمیٹی کے قیام کا خیر مقدم کیا۔ ارسلان یوسف کا کہنا تھا کہ پہلے طلبہ ایک دوسرے کی شکایت کرنے سے ڈرتے تھے کہ بات باہر پھیل جائے گی، اب وہ اعتماد کر سکیں گے۔ وارڈن کے مطابق کمیٹی کا پہلا اجلاس اتوار کو ہوگا جس میں پرانے زیر التوا تین معاملات زیر غور آئیں گے۔ کمیٹی کی کارکردگی کی ماہانہ رپورٹ کالج کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کی جائے گی۔

(سفارتی / بین الاقوامی)

اسلام آباد کے سفارتی حلقوں میں ہفتے کی صبح ایک غیر معمولی ملاقات موضوع بحث بنی رہی۔ ایوانِ صدر کے مہمان خانے میں ایران کے سفیر جناب کیومرث ہاشمی نے وزارتِ خارجہ کے سینئر افسر مسٹر ذوالفقار حیدر ملک سے ایک گھنٹہ تیس منٹ طویل ملاقات کی۔ ذرائع کے مطابق ملاقات کا ایجنڈا خطے کی صورتحال، سرحدی تجارت اور قیدیوں کے تبادلے کے ممکنہ فریم ورک پر مرکوز رہا۔ ایران کی وزارتِ خارجہ نے اس ملاقات کو ’’برادرانہ اور نتیجہ خیز‘‘ قرار دیا جبکہ پاکستان کی جانب سے ابھی تک کوئی باقاعدہ بیان جاری نہیں کیا گیا۔

سفیر کیومرث ہاشمی کے ساتھ سفارت خانے کے دو سینئر افسران بھی ملاقات میں موجود تھے۔ ذرائع کے مطابق ایران کی جانب سے یہ نکتہ زور دیا گیا کہ سرحد پار دہشت گردی کے الزامات کو بغیر ٹھوس شواہد کے دہرایا نہ جائے اور مشترکہ سرحدی کمیشن کے اجلاس باقاعدگی سے بلائے جائیں۔ دوسری طرف پاکستان کی جانب سے افغان سرزمین سے ہونے والی دراندازی اور اسمگلنگ کے واقعات پر تشویش ظاہر کی گئی اور یقین دہانی کرائی گئی کہ سرحد پر باڑ لگانے کا کام مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے گا۔

ملاقات کے بعد سفیر کیومرث ہاشمی نے صحافیوں سے مختصر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہمسایہ ممالک کے درمیان اختلافات ناگزیر ہیں مگر گفتگو کا دروازہ کبھی بند نہیں ہونا چاہیے‘‘۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئندہ ماہ کے اندر سرحدی تجارت کے ضوابط پر دوبارہ بات چیت ہوگی۔ تاہم انہوں نے قیدیوں کے تبادلے کی تاریخ یا تعداد کے بارے میں کوئی واضح بات نہیں کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہر معاملہ اپنی باری پر اور اپنے طریقے سے حل ہوگا‘‘۔

دفتر خارجہ کے ترجمان کی جانب سے جاری کردہ مختصر بیان میں کہا گیا کہ ملاقات میں باہمی احترام کی فضا میں تبادلۂ خیال ہوا اور دونوں فریق رابطے برقرار رکھنے پر متفق ہیں۔ بیان میں سرحدی کمیشن کے اجلاس کی تاریخ کا اعلان نہ کیا جانا اس بات کا اشارہ سمجھا جا رہا ہے کہ ابھی مزید مشاورت درکار ہے۔ سفارتی حلقوں کے مطابق اگر اجلاس جلد بلایا گیا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ دونوں ممالک تناؤ کو کم کرنے کے لیے عملی قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔

(علاقائی / بین الاقوامی)

ریگزار پور کے شہر کے مشرق میں واقع سرخاب نالے پر بنا ہوا پل پیر کی صبح ایک حادثے کا شکار ہو گیا۔ پل کا درمیانی حصہ تقریباً ۴۰ میٹر لمبا ہے اور اس پر روزانہ ہزاروں گاڑیاں گزرتی ہیں۔ حادثے کے وقت پل پر ٹریفک کم تھی ورنہ جانی نقصان کا خدشہ بہت زیادہ ہو سکتا تھا۔ چشمدید گواہوں کے مطابق پل کا ایک ستون اچانک بیٹھ گیا اور پھر پل کا وہ حصہ دھماکے کی آواز کے ساتھ نیچے آ گیا۔ ریسکیو ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا اور ٹریفک کو دونوں طرف سے روک دیا گیا۔

ریگزار پور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے چیف انجینئر مسٹر طارق محمود سومرو نے صحافیوں کو بتایا کہ پل کا ڈیزائن ۱۹۹۲ء میں تیار کیا گیا تھا اور اس وقت اس پر گاڑیوں کا وزن موجودہ تعداد سے کم تھا۔ انہوں نے کہا کہ ’’پل کے نیچے سے مٹی بہنے کی رپورٹیں پہلے بھی آ چکی تھیں اور ہم نے مرمت کا کام تجویز کیا تھا، لیکن فنڈز کی کمی کے باعث یہ کام التوا میں رہا۔ ابتدائی جائزے میں یہ واضح ہے کہ ستون کی بنیاد کمزور ہو چکی ہے اور اس پر نئے سرے سے کام کرنا پڑے گا۔ ہم ایک ماہر کمیٹی بنا رہے ہیں جو تین ماہ میں اپنی رپورٹ دے گی۔‘‘

ٹریفک پولیس کے ایس ایس پی ظفر اقبال کھوسہ نے بتایا کہ متبادل راستے کے طور پر شہر کے اندر سے گزرنے والی پرانی سڑک کو دونوں طرف کی ٹریفک کے لیے کھولا گیا ہے۔ تاہم بسوں اور ٹرکوں کو شہر کے اندر داخلے کی اجازت نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم کوشش کریں گے کہ ٹریفک جام کم سے کم ہو، لیکن شہریوں کو تھوڑی دیر کے لیے تکلیف برداشت کرنی پڑے گی۔ ہم ہر گاڑی کو متبادل راستے پر رواں رکھنے کی کوشش کریں گے۔‘‘

شہریوں کی جانب سے ملا جلا ردعمل سامنے آیا ہے۔ کئی لوگوں نے کہا کہ پل کی حالت کافی عرصے سے خراب تھی اور انہوں نے بارہا شکایت کی تھی۔ دوسری طرف کچھ شہریوں نے کہا کہ حادثے کے بعد فوری ردعمل اچھا ہے اور امید ہے کہ پل جلد بن جائے گا۔ ریگزار پور چیمبر آف کامرس نے مطالبہ کیا ہے کہ متاثرین کے لیے عارضی معاوضے کا اعلان کیا جائے اور ذمہ دار افسران کی ذمہ داری کا تعین کیا جائے۔

(ثقافت / ادب)

نیلم آباد لٹریری سوسائٹی کے زیر اہتمام ہفتے کی شام ٹاؤن ہال میں ایک مشاعرہ منعقد ہوا جس میں شہر کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے شاعروں نے اپنا کلام پیش کیا۔ تقریب کا آغاز سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر نسرین اختر ہاشمی کے خیر مقدمی کلمات سے ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ’’شہر میں پڑھنے لکھنے کا ماحول کم ہوتا جا رہا ہے، ایسے میں مشاعرے ہی ایک ایسی جگہ ہیں جہاں لوگ اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کو سنتے ہیں۔‘‘ مشاعرے کی نظامت کے فرائض ریحانہ صدیقی نے انجام دیے۔

مشاعرے میں نوجوان شاعر عدنان رضا نے اپنی غزل سے آغاز کیا جسے حاضرین نے بھرپور داد دی۔ ان کے بعد سینئر شاعر منظور حسین شاد نے اپنی مشہور غزل ترنم سے سنائی تو ہال دیر تک تالیوں سے گونجتا رہا۔ خواتین شاعرات میں نگہت سلیم اور ماہ رخ کاظمی نے اپنی نظمیں پیش کیں جو سامعین میں بہت پسند کی گئیں۔ آخر میں مہمان خصوصی ڈاکٹر فرحان عزیز نے اپنا کلام سنایا اور شرکا سے درخواست کی کہ وہ اپنی زبان اور ثقافت کو زندہ رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

تقریب کے اختتام پر سوسائٹی کے سیکرٹری جناب اسلم کولسری نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ اگلا مشاعرہ اکتوبر میں ’’خزاں کی شام‘‘ کے عنوان سے منعقد ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ ہر تین ماہ بعد باقاعدگی سے چلے اور نوجوان لکھنے والوں کو ایک باقاعدہ پلیٹ فارم ملے۔‘‘ حاضرین کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب رہی اور بیشتر شرکا نے اگلی نشست کا بے صبری سے انتظار کا اظہار کیا۔

(ماحولیات / موسمی تبدیلی)

ساحلی شہر نور آباد کے ماہی گیر محلوں میں پیر کی صبح سمندر کا پانی معمول سے کافی اونچا چڑھ آیا جس سے درجنوں کچے مکانات زیر آب آ گئے اور سیکڑوں خاندان رات بھر اپنے گھروں کی چھتوں پر بیٹھے رہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق پانی کا رنگ گدلا تھا اور ساتھ میں کافی مقدار میں کوڑا کرکٹ اور لکڑی کے ٹکڑے بہہ کر آئے۔ ریسکیو ٹیموں نے کشتیوں کے ذریعے ۳۱۰ خاندانوں کو محفوظ مقام پر منتقل کیا۔ کوئی جانی نقصان رپورٹ نہیں ہوا۔

محکمۂ موسمیات کے ریجنل ڈائریکٹر ڈاکٹر نوید اختر سومرو نے بتایا کہ سمندر کی سطح میں یہ اضافہ چاند کی بڑی کشش اور تیز ہوا کے مشترکہ اثر کا نتیجہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ ’’یہ واقعہ اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ نشیبی ساحلی علاقوں میں آبادی کو اب باقاعدہ انخلا کے منصوبے کی ضرورت ہے، صرف وارننگ کافی نہیں۔‘‘ محکمہ آئندہ مون سون کے دوران ایسے ہی حالات کے لیے پیشگی انتباہی نظام فعال کرنے کی سفارش کرے گا۔

ڈپٹی کمشنر نور آباد محترمہ ثمینہ رحمان قریشی نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور اعلان کیا کہ متاثرہ خاندانوں کو فی خاندان ۲۵ کلو آٹا، دالیں اور خیمے فراہم کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم ہر نقصان کا ازالہ فوراً نہیں کر سکتے لیکن بھوکا کوئی نہیں سوئے گا، یہ ہماری ذمہ داری ہے۔‘‘ ریسکیو ٹیم کے سربراہ کیپٹن (ریٹائرڈ) عمران صدیق نے بتایا کہ ۴۲ کشتیاں اور ۱۸ ربڑ کی کشتیاں استعمال ہوئیں اور تمام لاپتہ افراد کی گنتی مکمل کر لی گئی ہے۔

ماہی گیر یونین کے صدر حاجی نذیر احمد ماہی نے کہا کہ ’’ہمارے بچے کشتیوں میں بیٹھے رو رہے تھے، ہمارا سارا جال بہہ گیا۔ سرکار کو ہمیں متبادل روزگار دینا ہوگا ورنہ ہم کہاں جائیں گے؟‘‘ محکمۂ ماحولیات نور آباد نے ساحل پر جمع کوڑا کرکٹ اٹھانے کا عارضی انتظام کیا ہے اور ۶ ہفتے میں ۱۲ کلومیٹر ساحل کی صفائی کا منصوبہ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

(کھیل / اسٹیڈیم)

نیلم آباد سٹی کرکٹ اسٹیڈیم میں ہفتے کی شام کھیلے گئے ٹی ٹوئنٹی میچ میں میزبان ٹیم نے مہمان ٹیم کو 18 رنز سے شکست دے دی۔ میچ کا ٹاس دوپہر 3 بجے ہونا تھا مگر ہلکی بارش کے باعث ٹاس 3:40 پر ہوا اور ہر اننگز 18 18 اوورز کی کر دی گئی۔ میزبان ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 6 وکٹ کے نقصان پر 172 رنز بنائے۔ اوپننر عمیر جاوید نے 64 رنز بنائے جبکہ مڈل آرڈر میں کپتان فیصل رضا نے 41 رنز کی اننگز کھیلی۔ جواب میں مہمان ٹیم 154 رنز پر آؤٹ ہو گئی۔

میچ کے بعد انعامی تقریب میں مین آف دی میچ کا ایوارڈ عمیر جاوید کو دیا گیا جبکہ بہترین فیلڈر کا ایوارڈ سلمان حیدر کو ملا۔ ٹورنامنٹ کے منتظم اور سابق کپتان ظفر اقبال کھوکھر نے کہا کہ ’’ہمارا مقصد نوجوان کھلاڑیوں کو ایک باقاعدہ پلیٹ فارم دینا ہے تاکہ وہ ضلعی سطح پر کھیل سکیں۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ اگلا ٹورنامنٹ اگست میں 20 ٹیموں کے ساتھ کھیلا جائے گا۔

ٹورنامنٹ کمیٹی کے مطابق ٹکٹ کی آمدنی 1 لاکھ 12 ہزار روپے رہی جو اسٹیڈیم کی مرمت پر خرچ کی جائے گی۔ اسٹیڈیم کے گراؤنڈ مین محمد یونس نے بتایا کہ پچ کو بارش سے بچانے کے لیے ترپال استعمال کیا گیا اور آؤٹ فیلڈ کا نکاس بہتر کرنے کے لیے عارضی نالیاں بنائی گئیں۔ شائقین کی بڑی تعداد نے اسٹینڈز بھرے رکھے اور میچ کے دوران کافی رونق رہی۔

(تعلیم / اسکالرشپ)

ضلع نیلم آباد کے 12 سرکاری کالجوں کے ذہین طلبہ کے لیے ایک خوش خبری سامنے آئی ہے۔ ضلع کونسل نیلم آباد نے ہفتے کے روز اعلان کیا کہ رواں مالی سال میں 320 طلبہ کو ماہانہ وظائف دیے جائیں گے۔ یہ وظائف انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کلاسز کے طلبہ کو ان کی کارکردگی اور والدین کی آمدنی کو مدنظر رکھ کر دیے جائیں گے۔ تقریب چیف آفیسر ضلع کونسل نیلم آباد کے دفتر میں منعقد ہوئی جس میں طلبہ، والدین اور اساتذہ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

چیف آفیسر ضلع کونسل نیلم آباد نے کہا کہ ’’ہمارے بچے ذہین ہیں مگر فیس اور کتابوں کا خرچ ان کے راستے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ ضلع کونسل اپنے محدود وسائل میں رہ کر جتنا ممکن ہو سکے گا اس راستے کو آسان بنائے گی۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ وظیفہ کی رقم براہِ راست طلبہ کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کی جائے گی تاکہ درمیانی کٹوتی نہ ہو۔ ڈپٹی کمشنر نیلم آباد نے اس اسکیم کو ضلع کی تعلیمی پالیسی کا حصہ قرار دیا۔

ڈگری کالج نیلم آباد کی پرنسپل مسز رخسانہ پروین نے کہا کہ ’’ہم نے فہرست میں سب سے پہلے ان طلبہ کا نام رکھا ہے جو گھر سے کالج آنے جانے کا کرایہ بھی افورڈ نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ایسے بچے موجود ہیں جو صبح پیدل چل کر آتے ہیں اور شام کو پھر پیدل واپس جاتے ہیں۔ یہ وظیفہ ان کے لیے بہت بڑا سہارا ہوگا۔‘‘ انہوں نے مزید کہا کہ کالج میں ایک رہنمائی مرکز بھی قائم کیا جائے گا جو طلبہ کو داخلے اور امتحان کے فارم بھرنے میں مدد دے گا۔

طلبہ میں سے ارسلان یوسف نے کہا کہ ’’میرے والد ریٹائرڈ ٹیچر ہیں اور ان کی پنشن سے گھر چلتا ہے۔ میں اس وظیفے سے کتابیں خریدوں گا اور کوشش کروں گا کہ اچھے نمبر لے کر اگلے سال دوبارہ فارم بھروں۔‘‘ ایک اور طالبہ نگہت سلیم نے بتایا کہ وہ سائنس کی طالبہ ہے اور ڈاکٹر بننا چاہتی ہے۔ ان کے مطابق وظیفہ ملنے کی خبر سن کر ان کے والد کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

ضلع کونسل نیلم آباد کے ترجمان کے مطابق اس اسکیم پر سال میں تقریباً 4 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ ترجمان نے کہا کہ ’’اگر مخیر حضرات یا نجی ادارے اس میں حصہ لینا چاہیں تو ہم ان کا خیر مقدم کریں گے۔ ہم ایک ایسا ماڈل بنانا چاہتے ہیں جو دوسرے اضلاع کے لیے بھی مثال بن سکے۔‘‘ اگلی قسط کے لیے درخواست جمع کرنے کی آخری تاریخ 30 جون مقرر کی گئی ہے۔

(زراعت / کسان)

ریگزار پور کے مغربی کنارے پر واقع ضلع نیلم آباد کے کسان اس سال کپاس کی بوائی کے لیے بیج خریدنے بازار پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ مارکیٹ میں دستیاب بیج کی بوریوں پر درج وزن اصل وزن سے کم ہے۔ ضلع کے مختلف دیہات سے آئے ہوئے کسانوں نے بتایا کہ ایک بوری پر 25 کلو لکھا ہوتا ہے مگر تولنے پر 18 سے 20 کلو نکلتا ہے۔ یہ شکایت پیر کی صبح سے زرعی دکانوں کے باہر احتجاج کی صورت اختیار کر گئی۔ کئی کسان اپنے ٹریکٹر ٹرالیوں میں بیج لے کر آئے تھے اور بوائی کا وقت نکلا جا رہا ہے۔

ضلع کونسل نیلم آباد کے چیئرمین چوہدری اسلم کولسری نے موقع پر پہنچ کر کسانوں سے ملاقات کی اور یقین دلایا کہ ذمہ دار دکانداروں کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ’’کسان کا پسینہ بیج کے ساتھ بکتا ہے اور یہ ناقابلِ برداشت ہے۔ ہم ایک ہفتے کے اندر اندر تمام بیج فروشوں کے وزن کے باٹ اور ترازو چیک کریں گے۔‘‘ انہوں نے مزید کہا کہ ضلع کونسل اپنی ایک گاڑی مفت وزن کے لیے مختص کرے گی تاکہ کسان براہِ راست شکایت درج کرا سکیں۔

زرعی توسیع کے افسر ڈاکٹر نوید اختر سومرو نے بتایا کہ محکمہ زراعت نے بیج کے 40 نمونے لیے ہیں جن میں سے 9 کے نتائج مقررہ معیار سے کم آئے ہیں۔ ان کے مطابق اگر بیج کا اگاؤ 70 فیصد سے کم ہو تو کسان ہرجانے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ محکمہ ایسے بیج فروشوں کے لائسنس معطل کرنے کی سفارش کرے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’کسان کو بیج کا نمبر اور رسید محفوظ رکھنی چاہیے، یہی اس کا اصل ثبوت ہے۔‘‘

دوسری طرف بیج فروشوں کی ایسوسی ایشن کے صدر حاجی منظور حسین ساہی نے کہا کہ ان کے ارکان کے پاس کوئی غلط باٹ نہیں اور وہ سرکاری مہر لگے باٹ استعمال کرتے ہیں۔ تاہم انہوں نے اعتراف کیا کہ چند کالی بھیڑیں بدنام کر رہی ہیں۔ ایسوسی ایشن نے اعلان کیا کہ وہ اپنے ارکان کے لیے ضلع کی سطح پر ایک ضابطہ اخلاق جاری کرے گی۔ کسان اتحاد کے نمائندے ملک فیاض کھوکھر نے کہا کہ اگر ایک ہفتے میں کارروائی نہ ہوئی تو کسان ضلع کونسل کے سامنے دھرنا دیں گے۔

(صحت / عوامی آگاہی)

نیلم آباد سٹی ہسپتال میں ہفتے کے روز ڈینگی بخار کے خلاف آگاہی کی ایک بڑی مہم کا آغاز کیا گیا۔ مہم کا افتتاح ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر فرحان عزیز ملک نے کیا۔ ان کے ساتھ ایمرجنسی وارڈ کے انچارج ڈاکٹر نگہت سلیم اور نرسنگ اسٹاف کی ایک بڑی ٹیم موجود تھی۔ مہم کا مقصد شہریوں کو ڈینگی کے مچھر کی پہچان، اس کے کاٹنے کے اوقات اور ابتدائی علامات سے آگاہ کرنا ہے تاکہ مرض کی تشخیص وقت پر ہو سکے۔

ڈاکٹر فرحان عزیز ملک نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ’’ڈینگی کا مچھر دن کے اجالے میں کاٹتا ہے اور اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی ٹانگوں پر سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔ اگر بخار کے ساتھ آنکھوں کے پیچھے درد، جوڑوں میں تکلیف اور جلد پر دانے ہوں تو مریض کو فوراً ہسپتال آنا چاہیے۔ دیر کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ ہسپتال میں ڈینگی کے مریضوں کے لیے الگ وارڈ اور ٹیسٹ کی مفت سہولت دستیاب ہے۔

مہم کے دوران ہسپتال کی ٹیمیں محلوں میں جا کر پمفلٹ تقسیم کریں گی اور گھروں کے اندر اور باہر پانی کھڑا نہ ہونے دینے کی ہدایات دیں گی۔ نرسنگ اسٹاف کی انچارج ڈاکٹر نگہت سلیم نے کہا کہ ’’ہم گھروں میں جا کر بتائیں گے کہ گملے، کولر اور ٹائر میں پانی نہ رکھا جائے۔ یہ چھوٹی چیزیں ہی بڑی وبا کی وجہ بنتی ہیں۔‘‘ مہم کا پہلا مرحلہ 15 دن جاری رہے گا اور اس کی رپورٹ ہر ہفتے ضلعی ہیلتھ آفس کو بھیجی جائے گی۔

مزید خبریں صفحہ 14 پر ملاحظہ کریں